١٢٠٧

وحاق بآل فرعون سوء العذاب

سوال از جمیع علمای اہل سنۃ

بعارضہ

سوال از جمیع علمای شیعہ

السائل خادم المرتضی حکیم ابو علی محمد جعفر غفرہ اللہ الاکبر

در مطبع اصلاح كجهوه طبع شد

قیمت ۴ر

سوال از جمیع علمائے اہل سنت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للّٰہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

واضح ہو کہ ۲۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۹ ہجری شہر بنارس میں ایک رسالہ مسماۃ بہ سوال از جمیع علمائے شیعہ میری نظر سے گذرا جس کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سہ بارہ مشتہر ہوا ہے اور ابتک اُسکا جواب کسی نے علمائے تشیع سے نہیں لکھا (حالانکہ بہت سے جواب ہو چکے) اور بخیال سائل قیامت تک کوئی اسکا جواب نہیں لکھ سکتا اور جو جواب ہوئے اُس سے تسکین سائل نہیں ہوئی۔ جہانتک میں نے غور کیا دلائل اُسکے ناتمام یا غیر مستلزمہ للمطلوب اور طرز استدلال بالکل ناقص تھا لہذا میں نے قصد کیا کہ اولاً بمقتضاے ؏ این زر قلب بہر کس دہی باز دہد اُنھیں کی دلیل و طرز استدلال سے معارضہ کر کے بصورت سوال مشتہر کرا دوں کہ قیامت تک کوئی اہل سنت و خوارج اُسکا جواب نہ دے سکیں بلکہ جس کنوئیں کو اپنے خیال فاسد میں ہلاکت غیر کے لئے کھودا تھا اُس میں خود اوندھے منہ گر پڑیں۔ اور ثانیاً جواب اس رسالہ کا شائع کرا کے علمائے اہل سنت و خوارج سے بحلف طالب شہادت ہوں کہ آیا یہ جواب اُس سوال کا ہے یا نہیں جسمیں سائل کو آیندہ موقع انکار جواب نہ ملے اور جب تک اسکا جواب الجواب نہ لکھیں اور انشاء اللہ قیامت تک نہ لکھ سکیں گے اُس سوال پر ہرگز ہرگز نازیبا نکریں۔ پس اولاً میں کیفیت ایجاد اُس سوال کی اور اُسکے طرز استدلال کی اور حیالا کی اُس میں کام میں لائی گئی ہے بیان کرتا ہوں۔

واضح ہو کہ علمائے اسلام رسالت جناب رسولِ خدا کو بمقابلہ اہل کتاب دلیل خلف سے ثابت کرتے ہیں بایں طور کہ اگر دعوے ہمارا یعنی نبوت نبی کی ثابت نہ ہوگی تو نقیض اُسکی یعنی عدم نبوت ثابت ہوگی اور اگر نقیض اُسکی ثابت ہوگی تو خلاف فرض لازم آئیگا وھو محال پس دعوے ثابت ہوگا لیکن مقدم پس ثبوت اُسکا ظاہر ہے لاستحالۃ ارتفاع النقیضین۔

لیکن تا لی پس ثبوت اسکا یہ ہے کہ جن دلیلوں سے تم لوگ اپنے نبی کی نبوت ثابت کرتے ہو اُنھیں
دلائل مسلمہ سے تمہارے ہم بھی نبوت اپنے نبی کی ثابت کرتے ہیں اور جس طرح وہ دلائل بحسب
نفس الامر مستلزم تمہارے مطلوب کو ہیں اُسیطرح بحسب نفس الامر مستلزم ہمارے مطلوب کو
ہیں پس اگر ہمارے نبی کی نبوت اُن دلائل سے ثابت نہ ہوگی تو تمہارے نبی کی نبوت بھی ثابت نہوگی
تم الدّلیل۔ پس سائل نے قصد کیا کہ اسیطور سے خلافت خلفاء ثلثہ کو بمقابلہ شیعہ ثابت
کریں کیونکہ اصل مسئلہ مابہ النزاع شیعہ و اہل سنّت میں مسئلہ خلافت ہے نہ ایمان مگر جب دیکھا
کہ جن دلیلوں سے شیعوں نے خلافت حقّہ جناب امیر علیہ السّلام کو ثابت کیا ہے اُس سے خلافت خلفا
کا ثابت ہونا محال ہے کیونکہ عصمت و نص (جو اصل الاصول امامت ہے) و نفس رسول و نور
خدا۔ و احد من الثقلین و لازم ملزوم حق و کتاب اللہ ہونا اُن لوگوں کا غیر ممکن
ہے جن کی نصف عمر کفر و بت پرستی و نصف عمر اکتساب گناہ کبیرہ و صغیرہ میں بسر ہوئی جب
اس سے عاجز ہوئے تو بمقتضائے الغریق یتشبث بالحشیش اس فکر میں ہوئے کہ اسیطرح
ایمانِ خلفا کو ثابت کریں مگر جب دیکھا کہ یہ بھی غیر ممکن ہے کیونکہ شیعوں کے نزدیک ایمان جناب امیر علیہ السّلام
مثل ایمان رسول اللہ علیحدہ اصل مذہبی نہیں ہے کہ جسکے ثبوت کے دلائل علیحدہ ہوں بلکہ لوازم
امامت سے ہے اور وہی دلائل ثبوت امامت اُسکے ثبوت کے لئے کافی ہیں اور جناب خلفا اُن دلیلوں کی
بو تک سے آشنا نہیں پس مجبور ہو کر اُلٹی چال شروع کی یعنے چند دلائل عقلیہ و نقلیہ غیر تامہ مطلقا
یا غیر تامہ التقریب سے اپنے اعتقاد فاسد میں ایمان خلفا کو ثابت کر کے یہ دعوے کیا کہ اِسی قسم
کے دلائل سے ایمانِ جناب امیر علیہ السّلام بھی ثابت ہوتا ہے پس اگر ایمان خلفا نہ ثابت ہوگا تو ایمان
جناب امیر بھی ثابت نہ ہوگا اور اگر آپ ثابت کرنا چاہیں تو علاوہ اِن دلائل اربعہ عقلیہ و نقلیہ کے اور
کوئی دلیل پیش کیجے مگر جب دیکھا کہ یہ دعوے بھی مہمل و بدیہی البطلان ہے کیونکہ کیا ضرور ہے
کہ اگر ایک دعوے کسی دلیل سے بسبب غیر مستلزم ہونے اُس دلیل کے مطلوب کو نہ ثابت ہو تو دوسرا
دعوے بھی کہ جسکو وہ دلیل مستلزم ہو نہ ثابت ہو اور کب جائز ہے کہ مدّعی اول مدّعی ثانی سے کہے کہ

علاوہ اس دلیل خاص کے تم اور کوئی دلیل لاؤ چہ جائیکہ یہ کہے کہ علاوہ اس قسم کی دلیل کے
اور کسی قسم کی دلیل لاؤ یہ تو سب فرقہ باطلہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اپنے دعوے کو قرآن وحدیث
سے ثابت کرتے ہیں جسطرح تم اپنے دعوے کو قرآن وحدیث سے ثابت کرتے ہو پس
اگر ہمارا دعوے باطل ہوگا تو تمہارا بھی باطل ہوگا اور اگر آپ ثابت کرنا چاہتے ہیں تو علاوہ
قرآن وحدیث کے اور کوئی دلیل لائیے وهو ظاهر البطلان بس سقدر اور اپنے دعوے
پر اضافہ کیا کہ ہم سہولت جواب دہی کے لئے اجازت دیتے ہیں کہ آپ جس قسم کی دلیل چاہیں لائیں
مگر اسکو چند شرائط باطلہ خلاف داب مناظرہ سے مشروط ہونا چاہیئے اور یہ سمجھے کہ اس کی
پابندی کرکے شیعوں کو جواب دینا مشکل پڑیگا اور جسطرح والی مصر اپنی سلطنت کو لازوال سمجھ
کے چند فرسنگ زمین پر دعوے أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ کرتا تھا اُسیطرح یہ بھی اس سوال کو لاحل
سمجھ کے چند شرائط باطلہ پر ادعاے أنا ولا غیری اور کوس لمن الملکی بجانے لگے
اور یہ نہ سمجھے کہ یہی سوال وطرز استدلال اُنکے مذہب کی خود بیخ کنی کریگا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ
سُوءُ الْعَذَابِ اب اگر کوئی مخالف شوخ چشم اُس سوال سے کسی مومن پر ناز کرے یا
استدلال لائے تو چاہیئے کہ یہ سوال بلکہ جواب اُسکو سُنادے کہ رجم مخالف میں شہاب ثاقب
کا کام دیگا وَبِاللهِ التَّوفِيق التماس اگر حضرات علمائے اہل سنۃ یا خوارج جواب دینے کا قصد
فرمائیں تو اس سے پہلے امور معروضہ ذیل ملحوظ خاطر فرمائیں اوّل کوئی کلمہ سخت خلاف تہذیب
استعمال نہ فرمائیں دوم کتاب وسنت سے عبداللہ ابن ابی سلول وعیینہ بن حصین ودیگر منافقین
صحابہ جنہوں نے شب عقبہ حضرت کو قتل کرنا چاہا اور اہل سنتہ انکا نام چھپاتے ہیں ایسے ہی کامل
النفاق ہیں جیسے خلفاء ثلثہ اور جن دلائل سے نفاق خلفاء ثلثہ کا ہم ثابت کرتے ہیں انھیں
دلائل سے اور منافقین صحابہ کا نفاق بھی ثابت ہوتا ہے اور ہم دعوے کے ساتھ کہتے
ہیں کہ اگر یہ دلائل عقلیہ ونقلیہ جنکو ہم بیان کرتے ہیں بفرض محال غلط اور باطل ہوں تو پھر
صرف ثبوت نفاق خلفا ہی میں خلل نہیں پڑتا بلکہ نفاق اُن منافقوں کا بھی ثابت نہیں

ہوسکتا بلکہ ثبوت رسالت جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وحقیقت توحید جناب باریتعالیٰ میں سخت رخنہ واقع ہوتا ہو مگر حضرات اہلِ سنتہ اپنی سادہ لوحی ونا عاقبت اندیشی سے بوجہ محبت ومودّت خلفاءِ ثلٰثہ اِن دلائل بدیہیہ اور بیّنات قطعیہ میں شبہات بیجا اور توہمات لاطائلہ اور تاویلات لاحاصلہ کرتے ہیں جس سے اُن کا تو صرف اسی قدر مدعا ہی کہ اِن خلفا کا نفاق نہ ثابت ہو۔ مگر حضراتِ اہل سنّت مطمئن رہیں یہ کیسی طرح ممکن نہیں کہ اِن خلفا کا نفاق نہ ثابت ہو اور دوسرے منافقوں کا نفاق ثابت ہوجائے۔ لہذا ہم سنّیوں کو مجبور کرنے کیواسطے اس سوال پر آمادہ ہوتے ہیں کہ جو دلائل ہم شیعیان امیر المومنین و قائد الغرّ المحجّلین اثبات نفاق خلفا میں پیش کرتے ہیں اگر بالفرض غلط اور باطل ہوں تو فرمائیے آپ حضرات نفاق منافقین صحابہ کا کس دلیل سے ثابت کرتے ہیں اُن دلائل مذکورہ کو اگر تسلیم کرینگے تو علی الرغم نفاق خلفا بھی ثابت ہوجائیگا ورنہ نفاق کسی منافق کا بھی کسی دلیل سے نہ ثابت ہوگا اِس سوال سے معاذاللہ ہماری یہ غرض نہیں کہ نفس الواقع نفاق کسی منافق کا ثابت نہیں حاشا وکلا کہ یہ عقیدہ کفر وخلاف نص کلام مجید ہی ہمارے نزدیک عبداللہ ابن ابی سلول وخلفا واتباعہا پیشوائے منافقین امت سے ہیں ہمارے اس سوال سے ہرگز کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمکو بھی مثل اہل سنت وخوارج کے محبّت منافقوں سے کچھ بھی ہی حاشا وکلا فانا نتبرء منہم کما تبرء منہم ائمتنا وساداتنا علیہم السلام۔

تیسرے ہم سہولت جواب کے لئے اہل سنّت وخوارج کو اجازت دیتے ہیں کہ اگر علمائے اہل سنّت وخوارج کو منافقین صحابہ کے نفاق ثابت کرنیکا حوصلہ وہمّت ہو تو اُنکو اختیار ہی کہ خواہ دلائل عقلیہ یقینیہ سے ثابت کریں یا دلائل نقلیہ قطعیہ پیش کریں مگر یہ یاد رہے کہ اُن دلائل میں احتمال مخالف اُس قسم کا پیدا نہ ہوتا ہو جس قسم کے احتمالات حضرات اہل سنّت اُن دلائل واقعیہ قطعیہ میں پیش کرتے ہیں جو اہل حق اثباتِ نفاق خلفا میں بیان کرتے ہیں اگر ان دلائل میں کسی احتمال مخالف کی گنجایش ہو تو اُسکے پیش کرنے کا قصد نہ فرمائیں۔

چہارم اگر کسی مذہب مخالف کے اصول پر ثابت کرنیکا قصد ہو تو اوّل مذہب اہل حق کے اصول پر ثابت کریں مگر شرط یہ ہی کہ اول ایسی دلیل ہونی چاہیے جس کے مقابلہ میں شیعوں کو گنجایش چون وچرا باقی نہ رہے جسطرح اہل سنّت بمقابلہ شیعوں کے چون وچرا کرتے ہیں ورنہ بحکم انصاف کے روسے اپنے آپ کو نفاق منافقین صحابہ کے اثبات سے عاجز سمجھیں اور اہل کی کوشش وسعی کی داد دیں۔ دوّم محض تسلیم شیعہ کو حجت میں پیش نہ کریں کیونکہ اسکے یہ معنی ہونگے کہ اثبات نفاق منافقین کے لئے ہمارے پاس بجز تسلیم خصم باعتبار واقع کے کوئی دلیل نہیں گویا خلاصہ یہ ہوگا کہ فی الواقع منافق نہیں ہاں حسب تسلیم ایک فریق مخالف کے منافق ہیں تیسرے اُس قسم کے دلائل بھی پیش نہ فرمائیں جس قسم کے دلائل کو جو شیعوں کیطرف سے نفاق خلفا کے اثبات میں پیش ہوئیں (بقول اپنے) خود باطل و مجروح کر چکے ہوں کیونکہ اپنے مجروحہ دلائل کو بمقابلہ خصم پیش کرنا دلیل عجز ہی پس بپابندی شرائط مذکورہ جو دلیل پیش کرینگے نہایت شکرگذاری کے ساتھ قبول ہوگی ورنہ قابل التفات نہ ہوگی اور اگر مذہب فرقہ حقہ اثنا عشریہ پر بنا ثابت نہ کر سکیں اور اہل سنّت کو مذہب خوارج پر یا خوارج کو مذہب اہل سنت پر ثابت کرنیکا قصد ہو تو بسم اللہ اُسی پر ثابت کریں مگر اول اپنے عجز کا اقرار تحریر فرمائیں کہ ہم لوگ فرقہ ناجیہ کے اصول پر نفاق منافقین نہیں ثابت کر سکتے دوسرے محض تسلیم خوارج یا اہل سنت کو اپنی حجت میں پیش نہ کریں پنجم اگر یہ بھی نہو سکے تو ہم اسکی بھی اجازت دیتے ہیں کہ اپنے ہی مذہبی اصول پر ثابت فرمائیں مگر بشرائط ذیل اوّل یہ اقرار تحریر فرمائیں کہ بروے نفس الامر و مذہب مخالف ہم نفاق منافقین ثابت کرنے سے عاجز ہیں دوسرے چونکہ یہ مسئلہ اعتقادی ہی کیونکہ جسطرح اقتدا مومنین صحابہ کی باعث ہدایت ہی اُسیطرح اقتدا منافقین صحابہ کی باعث ضلالت ہی لہذا دلیل قطعی غیر محتمل التاویل ہو تیسرے یہ کہ اُن دلائل قطعیہ عقلیہ یا نقلیہ یا اجماعیہ کے معارض و مخالف نہو جن سے بروے اصول اہل سنّت نفاق خلفا ثابت ہوتا ہی جن کی تفصیل آیندہ معروض ہوگی اور اگر امور متذکرہ بالا سے بھی کچھ نہ ہو سکے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک نہ کر سکیں گے تو نفاق دیگر منافقین صحابہ کبھی نہ ثابت ہوگا اور وجود منافقوں کا

بنص کلام مجید ثابت ہے پس یا تو نفاق کو منحصر انھیں خلفائے ثلثہ میں ماننا پڑیگا یا انکار نص کلام مجید کر کے کفر اختیار کرنا پڑیگا اور محبت خلفا میں خدا و رسول سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

مقدمہ اہلحق نفاق خلفائے ثلثہ یا تو واقعات واقعیہ سے ثابت کرتے ہیں یا آیات کتاب اللہ سے یا احادیث رسول اللہ سے یا شہادات جناب امیر علیہ السلام و دیگر ائمہ سے اور نفاق دوسرے منافقوں کا بھی انھیں دلائل سے ثابت کرتے ہیں۔ **تشریح** اُسکی بایجاز و اختصار یہ ہے کہ منافقین مردود دین شیعہ باوجود ہمراہی رسول کے کافروں سے ڈرتے تھے اور باوجود اطمینان دلانے رسول خدا کے اُنکا خوف کفار سے دفع نہوتا تھا۔ اپنی جان کو حضرت کی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے باوجود ممانعت حضرت کے مال غنیمت لوٹنے کو دوڑتے تھے حضرت کے افعال پر اعتراض کرتے تھے۔ اُنکے اقوال کو وحی آسمانی نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت کی رسالت میں ذرا ذرا سی بات میں شک کا اظہار کرتے تھے۔ حضرت کسیکو جو حکم فرماتے تھے اُسکی تعمیل سے رکتے تھے۔ جہاد میں کفار سے بھاگتے تھے قیدیوں پر تلوار نکالتے تھے حضرت کی شان میں کلمات بے ادبانہ کہتے تھے۔ حضرت سے گستاخی کرتے تھے حصول دنیا کی فکر میں حضرت کے احکام کا اور خود حضرت کا خیال نہ کرتے تھے۔ حضرت کو نرغۂ کفار میں تنہا چھوڑ کر بھاگتے تھے اور حضرت کے بلانے اور پکارنے پر استجابت نہ کرتے تھے۔ حضرت کو اور اُنکے اہل بیت کو تکلیف دیتے تھے۔ حضرت کے اور اُنکے اہل بیت کے قتل کی فکر اور تمہید درست کرتے تھے۔ موقع پا کے اُنکے قتل پر آمادہ ہو جاتے تھے بلا حکم حضرت کے امام نماز و پیشوائے جہاد و امیر المومنین و صدیق و فاروق بنتے تھے۔ کافروں سے محبت رکھتے تھے اُنسے خطاب لیتے تھے۔ اُنکی کتابوں کو خوشی سے پڑھ کر رسول کو غصہ دلاتے تھے۔ اور حضرت کا اُنکے حسن خاتمہ پر شہادت ندینا۔ حضرت کا اُنکے احداث فی الدین کی پیشنگوئی فرمانا۔ حضرت کا اُنکے ملوث بہ دنیا ہونے کی پیشنگوئی فرمانا باوجود تاکید حضرت کے جیش اسامہ سے تخلف کرنا۔ حضرت کی وصیت کی تعمیل نہ کرنا۔ حضرت کے ولیعہد کو مبارکباد دیکر پھر اُس سے منحرف ہو جانا۔ اور اُسکے تخت سلطنت پر بغصب متمکن ہونا۔

سوال

حضرت کی لاش طہر کو بلا دفن و کفن چھوڑ کے حصول سلطنت و دنیا کی فکر میں مشغول ہونا بلا
اُنکے حکم کے حضرت کے بیت اقدس میں داخل ہونا۔ اور بلا حکم اُسپر قبضۂ غاصبانہ کرنا۔ خلافت کو
بلا حکم خدا و رسول و بلا حصول حکم ثقلین اختیار کرنا مومنین صحابہ کو قتل کرنا طرفداران اہل بیت کو
ایذا پہنچانا اہل بیت و عترت رسول کو تکلیف دینا۔ اُنکے محتاج کرنے کو اُنکے حقوق غصب کرنا۔
اُنکے دشمنونکو ترقی دینا اپنے عزیزوں کو اور مددگاروں کو بیت المال مسلمین سے مال بکثرت دینا
حدود شرعی کو ساقط کر دینا۔ قرآن مجید کو جلانا اہل بیت کا گھر جلانے جانا اور دھمکانا جناب
سیدۃ نساء العالمین کو ستانا۔ اور اُن معصومہ کا اُن سے مدۃ العمر غضبناک رہنا۔ اور
ترک کلام کرنا اور شرکت جنازہ سے منع کرنا علاوہ ازیں ہزاروں واقعات ہیں جو بشرط انصاف
اُنکے نفاق پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ مخالفان اسلام اور دشمنان دین نے بھی بلحاظ واقعات
تاریخی انکی بے ایمانی اور بدنیتی کو لکھدیا ہے ”محمدؐ نے بوقت وفات نوشتہ خلافت علی لکھنا
چاہا مگر عمر نے لکھنے نہ دیا۔ اور محمد کا بستر مرض عائشہ مکارہ کے جو ابوبکر کی بیٹی اور علی کی دشمن
تھی محاصرے میں تھا۔ اور علی اسیطرح اپنی زندگی دشمنوں میں بسر کرتے تھے جیسے زبان
دانتوں میں“ دیکھو تصنیفات گبن صاحب و کار لائل و سیل وغیرہ وغیرہ۔ کتاب اللہ جسکے حفظ
وصیانت کے لئے خداوند کریم کا محکم وعدہ تھا اُنکی مذمت اور بُرائی سے مالامال ہے قرآن کے جاننے
والے جانتے ہیں کہ خداوند عالم نے کہیں اُنکو اباللہ و آیاتہ کنتم تستھزؤن سے ذلیل فرمایا
اور کہیں واللہ یستھزء بھم و یمدھم فی طغیانھم یعمھون سے
اُنکا بدلہ عطا فرمایا اور کہیں عذاب الیم سے وعید سنا تاہے اور کبھی وعد اللہ المنافقین
والمنافقات والکفار نار جھنم خالدین فیھا ھی حسبھم و لعنھم
اللہ و لھم عذاب الیم سے تہدید فرماتا ہے اور کبھی یخادعون اللہ والذین
آمنوا سے اُن کی مذمت کرتے ہیں کسی جگہ و اذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا
معکم و لا یاتون الصلوٰۃ الا و ھم کسالی سے اُنکی عزت گھٹاتے ہیں کسی

کتاب اللہ

جگہ انکی تمثیل کلام مجید میں مَثَلُھُمْ کَمَثَلِ الَّذِیْ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَاءَتْ
مَاحَوْلَہٗ ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِھِمْ کے ساتھ فرما کے اُنکے دوستوں کو اور محبوں کو اَلْمُنَافِقُوْنَ
بَعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ اور من یتولھم فانہ مِنْھُمْ کی تہدید سے دھمکاتے ہیں
اور کسی جگہ وَلَقَدْ عَاھَدُ واللہ من قبل لا یُوَلُّوْنَ الادبار وکان
عَھْدُ اللہ مسئولا سے مکرر انکی مذمت فرماتے ہیں اور کسی جگہ اَلَّذِیْن یوذون رسول
اللہ لَھُمْ عذاب الیم ۔ وتزھق اَنْفُسھم وھم کافرون ۔ واولئک
ھُمُ الخَاسِرُوْنَ سے انکی ناکامی عقبے کی پختہ شہادت دیتے ہیں حالانکہ مومنوں کے لئے
کہیں اُولٰئِکَ ھُمُ المفلحون فرماتے ہیں اور کسی جگہ اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّالِحَاتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِردوس نزلا سے انکی کامیابی
آخرت کی خبر دیتے ہیں اور کسی جگہ اِنَّ الدّار الاخرۃ لھی الحیوان سے دنیا کو انکی نظروں میں
حقیر کرتے ہیں۔

اب اہل عقل غور سے دیکھیں کہ مومنین اپنے مطالب اُخروی میں کامیاب ہیں یا نہیں برخلاف اس کے
منافقوں کی شان میں لا تعجبک اموالھم واولادھم اور انما نملی لھم
لیزدادو واثما سے انکی کامیابی دنیا کی فقط خبر دیتے ہیں کہیں ارشاد ہے والمومنون والمومنٰت
بعضھم اولیاء بعض ۔ یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقیمون
الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ ویطیعون اللہ ورسولہ اولئک سیرحمھم اللہ
جس سے انکے اعمال حسنہ سے کمال ایمانی ثابت ہوتا ہے بخلاف منافقوں کے کہ اُنکے اعمال سیئہ کی تعداد ہو کر
غیر الٰہی تباہی بیان کیجاتی ہے المنافقون والمنافقات بعضھم من بعض یامرون
بالمنکر وینھون عن المعروف ویقبضون ایدیھم نسوا اللہ فنسیھم
ان المنافقون ھم الفاسقون کہیں اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا
تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ جس سے منافقوں کافروں سے

دونا ایذا پہنچانا جناب رسالت مآب کو ثابت کرتے ہیں۔ اور تنہا رسول پر سکینہ نازل ہونا بیان فرماکے
اُنکے ساتھی کا مومن نہونا بیان فرماتے ہیں بخلاف اسکے جناب امیر علیہ السلام کی جانبازی و سرفروشی
بیان کرکے وَمِنْھُمْ مَنْ یَشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ نازل فرماکر ملائکہ پر
مباہات فرماتے ہیں اور کسی جگہ منافقوں کی حق میں یُضَاعَفْ لَھُمُ الْعَذَابُ اور اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ سے اُنکے مضاعف سزا کی خبر دیتے ہیں کہیں اَلَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ سے اُنکی جزاے نفاق اور ایذادہی رسول کی خبر دیتے ہیں
کہیں اپنی لعنت اور مومنین شیعیان امیرالمومنین کی لعنت جو اُنکے شامل حال ہوئی ہے اُسکا ذکر فرماتے ہیں
چنانچہ لعنہم اللّٰہ فی الدنیا والاٰخرۃ اور اولٰئک یلعنہم اللّٰہ ویلعنہم
اللاعنون ارشاد ہے کہیں اُنکی ایذادہی جو رسول اللہ کے ساتھ ہوئی اُسکو موقع نفاق میں بیان
فرماتے ہیں ومنھم الذین یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ اور کہیں اپنی لعنت کو پہلو بہ پہلو
لعنت ملائکہ اور مومنین کے اُنکے حق میں ثابت کرتے ہیں اُولٰئِکَ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَ
الْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اور کسی جگہ اپنا غضب اُن پر ذکر فرماتے ہیں فباؤ بغضب
مِنَ اللّٰہِ کہیں اپنا عتاب اور وعید جہنم ظاہر فرماتے ہیں اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ
لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدًا فِیْھَا کہیں اپنی جزادہی کے ساتھ اُنکی مکاری اور بے ایمانی کی شہادت
دیتے ہیں قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُوْنَ اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ
طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ کہیں اُنکا ایمان ظاہری اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا
نَشْھَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ سے ظاہر فرماتے ہیں کہیں اُنکا کذب اعتقادی و نفاق باطنی وَاللّٰہُ
یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ سے بیان فرماتے ہیں غرض مواقع مختلف قرآن شریف میں
مختلف پیرایوں اور صورتوں میں صراحۃً اور کنایۃً اور اشارۃً اور دلالۃً حق تعالیٰ ان منافقوں کی
مذمت و برائی و ایذادہی رسول اور طمع دنیا اور خوف از کفار و فرار از جہاد وغیرہ بیان فرماتا ہے جسکی
تفصیل اس جگہ احاطہ احصار سے خارج ہے لہذا اسیقدر قلیل پر اکتفا ہوکر دوسرے مدارج کی نسبت کچھ عرض کیا جاتا ہے

احادیث رسول اللہ صلعم جو بواسطہ حاملان کتاب اللہ اور نافلان دین رسول اللہ اہل بیت طاہرین
والائمہ معصومین محافظان احکام سید المرسلین اہل عدالت و عصمت قرناً بعد قرن اس بارہ میں منقول
ہیں اپنی شہرت و تواتر کے اعتبار سے قدر مشترک انکی درجہ تواتر و یقین کو پہنچ گئی ہے اُسکی شہرت
کی ایک یہی دلیل کافی ہے کہ حضرات اہل سنت و خوارج کی کتابوں میں باایں ہمہ غلو محبت خلفاء و مناقب
روایات متضمن مذہب خلفاء و منافقین بطرق مختلفہ و مضامین متفرقہ پائے جاتے ہیں۔
جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجایش نہیں ہے مگر مجملاً اتنا عرض ہے کہ اصول ثلاثہ ضرور ثابت ہوتے ہیں
کہ کہیں کسی روایت سے انکا بوجہ تکبر حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ کہنا اور حضرت کا فرمانا کہ کبھی
نہ کافی ہوگی اُسکو کتاب اللہ ثابت ہوتا ہے۔ کہیں حضرت کی صلح حدیبیہ پر اعتراض کرنا اور نبوت میں شک
لانا اور حضرت کی مخالفت کر کے حلق نہ کروانا اور حضرت کا غصہ فرمانا کے ام المومنین عائشہ سے شکایت
کرنا ظاہر ہے کہیں حضرت سے بے ادبانہ کلمہ لَيَهْجُر کہنا اور حضرت کے سامنے تنازع و رفع صلوت
کر کے جھگڑے کی قوم سے اعتنی کی کھانا مروی ہے۔ کہیں انکی نافرمانی پر حضرت کا فرمانا کہ خدا تم پر مسلط
کریگا ایسے شخص کو جسکے قلب کو خدا نے امتحان کر لیا ہے یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو مذکور ہے کما
فی ازالۃ الخفا اور کبھی انکے تخلف عن الجہاد پر لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ فرمانا
جیسا کہ ملل و نحل میں ہے اور کبھی حضرت علی سے فرمانا کہ انکے دلوں میں تمہاری طرف سے کینہ ہے کہ بعد میرے
اُسکا اظہار کرینگے جیسا کہ ازالۃ الخفا میں ہے کہیں حضرت کا انکے حسن خاتمہ پر شہادت نہ دینا کہیں انکے
لِحداث فی الدین اور طمع دنیا کی پیشین گوئی فرمانا کہیں انکے افترا اور حدیث وضعی بنانے
کی خبر دینا۔ الغرض باایں ہمہ محبت و مودت اُنکے دوست صادق اُنکے قبائح نہ چھپا سکے اور
کیونکر چھپا سکتے خدا و ند عالم کو شل آخرت کے اُنکی رسوائی و تعذیب دینا بھی تبرائے مومنین سے
منظور تھی صَدَقَ اللهُ اِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو اس سے

ف ۱ اسکی نسبت تو خود ابن حجر عسقلانی نے بھی اقرار کیا ہے لم یکونوا عالمین بان ھذا القول لا یلیق فی حقہ ع
لانھم ظنوا انہ مثل غیرہ من حیث الطبیعۃ البشریۃ اذا اشتد الوجع فیھم یتکلم من غیر
تحرز فی الکلام ۱۲ فتح الباری کتاب المغازی

زیادہ اور کیا ثبوت شہرت و تواتر ہو سکتا ہی یہی سبب ہے کہ خود حضرت عمر نے بحلف کہا یا اللہ یا
حذیفہ انا من المنافقین جیسا کہ میزان الاعتدال و مغنی علامہ ذہبی میں ہی
شہادت جناب امیر و دیگر ائمہ معصومین علیہم السّلام بروایات متواترہ اس کثرت کے ساتھ ثبت
قبائح خلفاء و منافقین ہیں کہ کسی عاقل متدین منصف مزاج کو چون و چرا کی مطلق گنجایش نہیں
دو چار شہادات بطور تمثیل معروض ہوتے ہیں نہج البلاغہ جو بقول شارحین اہلسنۃ قطعاً کلام جناب امیر
علیہ السّلام خیال کی جاتی ہی اور بقول ابن الحدید تحت کلام الخالق و فوق کلام
المخلوق اور قریب بحد اعجاز ہی اُسکے خطبوں میں متعدد جگہ ایسی عبارات و کلمات موجود ہیں جنسے
خلفاء و منافقین صحابہ کی مذمت اور ایجاد بدعت اور لوگوں کا گمراہ کرنا اور غصب خلافت و دیگر
حقوق اہل بیت کرنا اور جناب رسالتمآب پر افترا کرنا وغیرہ ثابت ہوتا ہی منجملہ اُنکے خطبہ للہ
بلاد فلان ہی جس سے تمامی اہل سنۃ فضائل خلفا میں استدلال کرتے ہیں اُسمیں بعض کلمات
سے اُنکی ہجو ملیح اور بعض سے مذمت صریح ثابت ہوتی ہی مثلاً خلف البدعۃ یعنی اپنی
بدعات ایجاد کردہ دین میں مثلاً تراویح بجماعت و مسح علی الخفین و الصّلوٰۃ خیرٌ
مِنَ النَّوم وغیرہ کے اپنے پیچھے باقیاتُ السّیئات چھوڑ گئے فاِنَّ کُلَّ بدعۃ
ضَلالۃٌ و کُلّ ضلالۃ سبیلہا الی النّار اور مثلاً ترکہم فی طرق
مُتَشَعِّبۃ لا یَھتَدی فیہا الضّال وَلا یستیقنُ المُھتدی یعنی دین میں ایسی
خرابی اور راہ ہدایت کو ایسا پیچیدہ کرکے مرے کہ بعد اُنکے گمراہ کو راہ پانا اور ہدایت یافتہ کو اپنی
ہدایت کا یقین مشکل ہوگیا منجملہ اُنکے شارح نہج البلاغہ جناب امیر علیہ السّلام کے ایک خط کا حصّہ
نقل کرتے ہیں جسکا خلاصہ یہ ہی کہ خوارج و منافقین کا اعتقاد ہی کہ شیخین افضل اسلام میں تھے
اور خیر خواہ رسالتمآب تھے اور صدیق اور فاروق تھے جس سے ظاہر ہوا کہ مومنین کو برعکس
اسکے جاننا چاہیئے اور باقتدائے جناب امیر اُنکو خائن و کاذب و غادر و آثم سمجھنا چاہیئے جیسا
کہ صحیح مسلم میں ہی منجملہ انکے جب ان لوگوں نے خود جہاد میں جانے کی اجازت جناب امیر سے

طلب کی تو حضرت نے اس خیال سے کہ لَو خَرَجُوا فِیکُم مَا زَادُوکُم اِلَّا خَبَالاً
انکو منع کیا اور بفحوائے لَن تَخرُجُوا مَعِیَ اَبَداً اِنَّکُم رَضِیتُم بِالقُعُودِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ
چونکہ اول مرتبہ یہ لوگ جہاد سے فرار کر کے مومنین کو بھی بد دل کر چکے تھے شرکت خروج
مع المومنین سے بالطف باز رکھا منجملہ اُنکے اُس خطبہ میں کہ روز خلافت پڑھا تھا فرماتے ہیں
اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ اِحسَانِہٖ قَد بَلَغَ الحَقُّ اِلیٰ مَکَانِہٖ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبل اسکے خلافت
محل نالائق خلافت میں تھی منجملہ اُنکے خطبہ شقشقیہ میں ہے اما واللہ لقد تقمصہا فلان
وانہ لیعلم ان محلی منہا محل القطب من الرحی الخ یعنی میں خلافت کا مستحق
تھا مگر ابوبکر نے بجبر لے لی منجملہ اُنکے فرماتے ہیں بلے کانت فی ایدینا فدک یعنی فدک
ہمارے قبضہ میں تھا اُن چیزوں سے جس پر آسمان نے سایہ کیا مگر لوگوں نے بحرص و غصب اُسکو
لے لیا اور ہم نے جوانمردی کر کے صبر کیا اس شہادت سے جناب امیرؑ کی بلکہ کرامت سے آپکی ہمارا دعوے
مدلل ثابت ہو گیا کہ اگر کوئی شخص مدعی طاعت امیر المومنین ہو کر اور خلفا کے نفاق و غصب خلافت و دیگر
حقوق اہل بیت سے انکار کرے تو اُسکا دعوے بشہادت جناب امیر علیہ السلام جھوٹا ہے کسی شخص نے
معصوم سے اُنکے بارہ میں سوال کیا آپنے فرمایا ہُمَا اَوَّلُ مَن ظَلَمَنَا حَقَّنَا وَحَمَلَ النَّاسَ
عَلیٰ رِقَابِنَا وَمَا مَاتَ مِنَّا مَیِّتٌ اِلَّا وَھُوَ سَاخِطٌ عَلَیھِمَا یعنی انہیں حضرات نے
پہلے ہمارا حق غصب کیا ہے اور لوگوں کو ہمارے اوپر غالب کر دیا اور ہم اہل بیت میں سے کوئی شخص انسے خوش
نہیں گیا دوسری روایت میں ہے کہ جو ان منافقوں کو دوست رکھیگا وہ بوئے جنت سے محروم رہیگا کتب
صحاح اہل سنت میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے انکو خائن و غادر و آثم و کاذب تسلیم کیا ہے دوسری
روایت میں حضرت امیر کا ان سے کہنا کہ خلافت میرا حق تھا مگر تمنے اصرار و استبداد کیا مروی ہے علاوہ
ازیں قرآن مجید جمع کردہ جناب امیرؑ کو شائع نہ کرنا اور جناب امیر علیہ السلام کا اُنکے زمانہ میں جہادوں
میں شرکت نہ کرنا صریح دلیل ثبوت مدعا ہے کہ ان لوگوں کو جناب امیرؑ سے بغض و حسد تھا اور حضرت
بھی ان لوگوں سے صاف نہ تھے اور بغض علی نفاق ہونا مسلمہ طرفین ہے الحاصل اس قسم کے

دلائل اہل حق نفاق خلفا و دیگر منافقین صحابہ میں قائم کرتے ہیں اور انہیں دلائل سے مومنین
اور منافقین میں امتیاز کرتے ہیں اور مومنین صحابہ کی اقتدا اور منافقین صحابہ سے احتراز کرتے
ہیں اور بڑے دعوے کے ساتھ خم ٹھونک کر کہتے ہیں کہ اہل سنت و نواصب و خوارج بھی بجز ان
دلائل کے کوئی دوسری دلیل اثبات نفاق منافقین صحابہ میں ہرگز پیش نہیں کرسکتے اور
اگر بالفرض یہ دلائل معروضہ باطل ہوجائیں تو پھر ہرگز کسیطرح کسی منافق کا نفاق جن میں
عبداللہ ابن ابی سلول و عیینہ بن حصین وغیرہ منافقین بھی شامل ہیں ثابت نہیں ہوسکتا بلکہ
مصداق کار دباسنخوان رسالت و حقیقت توحید میرسد کا ہوتا ہے بلکہ حضرات اہل سنت و جماعت کو
دو مرحلے سخت و دشوار پیش آتے ہیں **اوّل** یہ کہ جب ان دلائل کو بوجہ محبت خلفا تاویلات رکیکہ
کرکے باطل اور غلط قرار دینگے اور یہ دلائل بزعم اُنکے غلط اور باطل ہوجائینگے تو اثبات نفاق منافقین میں
اُنکو اپنا استدلال کسی طرح قرار نہ دے سکیں گے نہ کوئی دوسری دلیل انکے پاس موجود ہے پس
اثبات نفاق منافقین صحابہ سے عاجز ہونگے اور وہی دو قباحت مذکورۂ بالا لازم آئیگی اور علاوہ
اسکے جب مومنین و منافقین صحابہ میں امتیاز نہ کرسکیں گے تو منافقین کی اقتدا سے گمراہ ہونگے اور
اُنسے اخذ روایت کرکے لوگونکو گمراہ کرینگے۔ **دوسرا مرحلہ** یہ ہے کہ جب مخالفین خلفا اہل سنت کی کتب
مذہبی سے خلفاء کے نفاق اور خارج از دین ہونیکا ثبوت دینگے اور بروے روایات معتبرہ اہل سنت
و خوارج خلفا کا نفاق و خروج از ایمان **واحداث فی الدین** و ارتداد و کفر کالشمس
فی رابعۃ النہار اثبات کو پہنچائینگے تو اُسوقت ان حضرات دشمن دوست نما کو اثبات ایمان سے
عاجز ہونے پر اکتفا نہ ہوگا بلکہ صراحۃً بموجب اپنے ایمانی روایات کے اقرار کفر و نفاق و ارتداد خلفاے
ثلثہ کرنا پڑیگا اور رجعت صغری بلکہ قیامت کبریٰ میں جو حالت انشاء اللہ تعالیٰ ہونیوالی ہے
نظروں کے سامنے پھر جائیگی اور **ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب
الاکبر** کا مزہ یاد آجائیگا اور **نار موصدۃ تطلع علی الافئدۃ** سے کلیجہ بھن جائیگا
شاید کسی ناواقف کو تامل و تردد ہو کہ جنکی ولاو تمسک و محبت اس حد تک پہونچی ہو کہ نفس سالتمآب

علی علیہ السلام وخاتم الائمہ قائم الامر مہدی علیہ السلام اور دیگر معصومین واہل بیت طاہرین علیہم السلام سے بڑھا دیا ہو بلکہ انکے احکام کو ناسخ احکام خدا ورسول جانتے ہوں انکے کتب دین وایمان سے ثبوت کفر ونفاق وارتداد خلفا کے کیا معنی مگر انکی دوستی بندر کی دوستی ہے۔ دوستی بیخرد خود دشمنی است چنانچہ انبیا علیہم السلام کو بھی باوجود دعوے عصمت کے خاطی وگنہگار ٹھہرایا بلکہ قریب بکفر پہنچایا اور انکے ہمخیالوں نے تخطیۃ الانبیا تصنیف کی بلکہ خدائے عزوجل پر بھی باوجود دعوے الوہیت کے کذب جائز رکھا اب ذرا متوجہ ہوکر سنئے اور اسکا ثبوت لیجئے مشتے از خروار قطرہ از بحار تفصیل دوسرے وقت پر حوالہ ہوکر اجمالاً عرض ہوتا ہے۔ بعد وفات جناب سرور کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوۃ ثقلین یعنی کتاب اللہ واہل بیت وعترت باقی رہی جنکے تمسک اور حفظ ونگہداشت کی وصیت کمال شد ومد کے ساتھ کی گئی اِنّی تارکٌ فیکم الثقلین ما ان تمسّکتم بہما لن تضلّوا بعدی کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ولن یتفرقا حتّیٰ یردا علیّ الحوض فانظروا کیف تخلّفونی فیہما اب حضرات اہل سنت انصاف وعقل کی آنکھوں سے اپنی ہی کتابوں میں پڑھیں اور دیکھیں کہ ان خلفا نے انکے ساتھ کیسا سلوک کیا اوّل کتاب اللہ کو کہ ثقلِ اعظم ہی لیجئے۔ جب وفات سرور کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوۃ کے بعد بمقتضائے مَاذَا اَحْدَثُوْنَ بَعْدِیْ بعض اصحاب مرتد ہوئے اور دین کی درہمی وبرہمی کی فکر میں ہوئے اور بمقتضائے قَدْ کَثُرَ عَلَیَّ الْکَذَّابَہ اپنی مرضی کے موافق جھوٹے اور غلط مسائل لوگونکو بتلاکر گمراہ کرنے لگے اور کتاب اللہ میں بقول اہل سنت کے لحن وتحریف اقسام اقسام کے کرنے لگے حسب روایت اتقان ودر منثور سورہ حفد وخلع وشدیدہ وغیرہ نکال ڈالے حسب روایت ازالۃ الخفا وتفسیر کبیر سورہ الحمد ومعوذتین وسبحانک ہذا بہتان عظیم وغیرہ اسمیں بڑھا دیا جس سے آجتک قلوب علمائے اہل سنت پاش پاش ہیں اور بصد افسوس ابن سیرین کہتے ہیں کہ اگر قرآن جمع کردہ امیر المومنین ملتا تو ہملوگ اُس سے علوم کثیرہ اخذ کرتے اور وہی قرآن مجید محرف تمام عالم میں شرق سے غرب تک بھیلنے لگا ایسی سخت ضرورت کے وقت

بَابَ مَدِینَۃُ الْعِلْمِ کے جمع کردہ قرآن مجید کو جو حسب روایت اسماء الرجال مشکوٰۃ لعبد
الحق دہلوی کو حضرت امیرؑ نے اس محنت سے جمع کیا تھا کہ سوا وقت نماز کے چادر نہ اوڑھتے تھے
اور جنکو حسب روایت بلوغ المرام لابن حجر عسقلانی اس محنت سے جناب سالتمآب نے تعلیم
فرمایا تھا کہ سوائے وقت جنابت کے اور وقت تعطیل نہ فرماتے تھے انحضرات نے شائع نہونے دیا بلکہ
زید و عمر کا جمع کیا ہوا شائع کیا پس بدولت انہیں حضرات کے وہ قرآن مجید جسکے واسطے ابن سیرین و
دیگر علماء اہل سنت افسوس کرتے ہیں آجتک سنیان اجود صیاء خوارج پر پاک کو خواب میں دیکھنا نصیب ہوا
بلکہ بقول ام المومنین عائشہ قرآن مجید کو کاتبین عثمان نے غت ربود کر دیا بلکہ فقط غت ربود کرانے پر اکتفا
نہیں کی بلکہ اسکے ساتھ یہ گستاخی اور بے ادبی کی کہ جلا دیا سچ تو یہ ہے کہ وصیت تمسک کلام خدا کے
یہی معنی تھے کہ کلام خدا کو تحریف کریں اور جلادیں اہل عقل و انصاف غور کریں کہ یہ کام کسی پکے مسلمان
کا ہے اور خیر خواہ اسلام کا یا کسی بدخواہ مسلمانان اور دشمن دین کا۔ نہیں نہیں صرف غت ربود اور تحریف
اور جلا دینے ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ خلفائے ثلٰثہ ہمیشہ بموجب ارشاد فَنَبَذُوْہُ وَرَاءَ
ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُسکے اوامر و نواہی کی مخالفت کرتے رہے حق
سُبحانہ تعالیٰ تو وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ فرماکر مسح پا کا وضو
میں حکم دے اور یہ اُسکو منع کریں اور بجائے اُسکے غسل قدمین اور مسح علی الخفین ایجاد کریں
خداوند عالم فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَۃً سے متعہ
النساء جایز کرے اور یہ اُسکو حرام کریں کَمَا فِی تیسیر الاصول عن جابر کُنَّا
نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَۃِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِیْقِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَبِیْ بَكْرٍ فنهانا
عمر فی نصف خلافتہ فی مقدمہ عمرو بن الحریث خداوند عالم فمن تمتع بالعمرۃ
الی الحج سے متعۃ الحج جایز کرے اور یہ اُسکو منسوخ کریں متعتان کانتا علی عهد
رسول اللّٰہ وانا احرمهما خداوند عالم قرآن مجید میں اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوۃَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ سے امیر المومنین

علی علیہ السّلام کو سب مومنوں کا مولا و حاکم بنا کے اور یہ بخلاف اُسکے کل مومنین اور خود علی علیہ السّلام کے
مولا و حاکم بنیں خداوند عالم آیہ مباہلہ میں اَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ فرما کر جناب امیرؑ کو نفس رسولؐ قرار
دے اور یہ اُنکے برادر رسول ہونیکا انکار کریں خداوند عالم قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ
فِی الْقُرْبٰی سے محبت اقربائے رسول واجب کرے اور یہ اُنکے حقوق غصب کریں کما فی ابی داؤد
کَانَ ابو بکر یقسم الخمس نحو ما قسم رسول اللہ الا انہ لم یکن یعطی قربے
رسول اللہ الخ حق تعالیٰ شانہ تو آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ
وَالْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَ
یَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ سے قرآن مجید کے احکام چھپانے والونکو مورد اپنے لعن اور لاعنین یعنی
شیعیان علی کی لعنت کا فرمائے اور خلفائے ثلثہ برخلاف حکم الٰہی آیات خلافت جناب امیر و آیات
میراث و تیمم وغیرہ چھپائیں اور اُسکے ظاہر کرنیوالونکو ایذا پہنچائیں خداوند عالم وَجَاھِدُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سے حکم فرضیت جہاد فرمائے اور یہ جہاد سے حیات رسالت مآبؐ میں بھاگیں
اور بعد رسالتمآبؐ بخوف جان گھر سے باہر قدم نہ نکالیں جب گھر بیٹھے کرامت یاساریۃ الجبل
کی دکھاتے تھے تو وہاں جاکر معجزہ رمی الحصاۃ کیوں نہ دکھلایا بلکہ ہمیشہ بخوف جان خبر رنا
نکن مع القاعدین کے قائل رہے اور حسب کلام خدا مورد لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ
بعد ایمانکم اور لعنھم اللہ و لھم عذاب مقیم کے ہوئے خداوند عالم تو جاھد و
الکفار و المنافقین فرمائے اور یہ منافقین خلاف اُسکے کافروں سے بھاگیں اور مومنوں سے
جہاد کریں اور اُنکو عین نماز میں قتل کرنیکا حکم دیں جناب باری عز اسمہ تو لا تتولوا قوما
غضب اللہ علیھم ۔ و من یتولھم منکم فانہ منھم فرمائے اور یہ
یہودیوں سے محبت رکھیں اور اُنکا خطاب فاروقی بفخر قبول کریں کما فی تاریخ الکامل
خداوند عالم مَن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون فرمائے اور
یہ لوگ مسح پا و متعۃ النساء و متعۃ الحج و مسئلہ تیمم و میراث میں خلاف ما انزل اللہ

حکم کریں خداوند عالم تو وعدہ استخلاف مومنوں سے فرمائے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْکُمْ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ اور یہ منافقین استخلاف مخصوصہ
سے اُس میں رخنہ انداز ہوں علاوہ ازیں بموجب حکم خدا و وصیت رسول ہدائے جناب امیر علیہ
السّلام غصب خلافت پر جو اصل مقصود و مامول ان لوگوں کا تھا اور باوجود بزدلی کے
اُسپر جان دینے کو آمادہ ہوجاتے تھے تحمل اور صبر فرمائیں اور یہ سب ادنے ادنے معاملہ میں
اُنکو ایذا دیں اور حضرت کے مزاج کو متغیر کریں۔ واقعی ان خلفا کی خلافت بقول خلیفہ اول
فالتہ سے ماخوذ تھے کما فی النہایہ پس اہل عقل اپنے میزان عقل میں اندازہ فرمائیں
کہ یہ کام منافقوں کے ہیں یا مومنوں کے کہانتک اُنکے انبار کفریات و نفاق کی تعداد
کیجائے کہ نصف عمر تک افعال کفریہ اور نصف عمر تک افعال نفاقیہ اُنسے سرزد ہوتے
رہے الغرض قرآن مجید کی خوب نگہداشت کی اور کتاب اللہ سے اچھا تمسک کیا پھر حیف ہے
کہ اُنکو افضل اُمت و صحابی جلیل القدر و کامل الایمان و واجب المحبۃ والتعظیم مانیں اور اُنکے
بُرا کہنے والوں کو کافر ٹھہرائیں۔ اب اہل بیت و عترت کیطرف متوجہ ہوکر اجمالی حالات سن لیجیے کہ خلفاے
ثلثہ اور اُنکے اتباع نے جناب امیر علیہ السّلام اور جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا پر کسقدر ظلم و
زیادتیاں کیں حسب روایت صحاح اہل سنت خلافت و باغ فدک و خمس و دیگر حقوق غصب
کئے اور اُنکی بر سر منبر توہین کی اور جناب سیدہ کے شکم مبارک پر ضرب کا ایسا صدمہ پہنچایا
جس سے بعد سقوط حمل اہل بیت کے دو معصوم ہلاک ہوئے جیسا کہ ملل و نحل و سیر
فلامعین میں ہے اور خانہ رشک جنت کو آگ اور لکڑی لیکے جلانے گئے بلکہ جلانے کی قسم
کھائی کما فی ازالۃ الخفا اور جناب امیر ؑ کو ایسی ایذا پہنچائی کہ بمجبوری مصالحہ پر راضی ہوئے
کما فی الصحاح اور قبر رسالتمآب سے لپٹ کر فریاد کی یا ابن عم اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِی
وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِی اور جناب سیدہ کو اسقدر ایذا دی کہ حسب روایت بخاری اُنسے مدت العمر
ترک کلام کیا حالانکہ حسب حکم خدا کسی مومن کو کسی مومن سے تین روز سے زیادہ ترک کلام

نہیں جس سے ثابت ہوا کہ وہ مومن نہ تھے۔

اور فی الواقع اگر اہل انصاف وعقل غور فرمائیں تو ظاہر ہو جائیگا کہ اگر کسی میں تھوڑا سا بھی اسلام ہو وہ اہل بیت نبوت پر اسقدر ظلم وستم دیکھ نہیں سکتا چہ جائیکہ خود کرے یہ اُسی منافق کا کام ہے کہ جسکے دل میں ایمان بلکہ ایمان کے ساتھ غیرت شرافت وحمیت عرب کی بو بھی نہ ہو بالجملہ بروے روایات مذہبی اہل سنتہ صدہا ایسے امور ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان لانا اور ہجرت واعانت رسول کرنا صرف بطمع دنیا تھا اور اُنکے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان نہ تھا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الکَافِرِیْنَ وَاَبْرَءُ اِلَیْهِ مِنْ اَفْعَالِ المُنَافِقِیْنَ۔

سوال لہذا اب جمیع علمائے اہل سنتہ وخوارج سے سوال کیا جاتا ہے کہ آپ حضرات اگر دلائل مذکورہ سے نفاق خلفائے ثلثہ کے قائل نہیں ہوتے تو نفاق عبداللہ ابن ابی سلول جسپر حضرتؐ نے نماز پڑھی اور اپنا قمیص کفن کے لئے دیا جو کسی خلیفہ کو بھی نہ نصیب ہوا ودیگر منافقین صحابہ جنہوں نے قصد اہلاک رسول اللہ کیا کسی ایسی قطعی دلیل سے ثابت کر دیں جو شرائط مندرجہ التماس کے موافق ہو۔ حوصلہ وہمت کی بات تو یہ ہے کہ ان سب دلیلوں کو چھوڑ کر کوئی ایسی دلیل ڈھونڈھ کر لائیں کہ اُسمیں کسی احتمال کی گنجایش نہو اور اُسکے مقدمات بھی خصم کو مسلم ہوں اور نفاق اُنکا ثابت ہو جائے مگر ناظرین دیکھ لینگے کہ انشاء اللہ ابد الدہر اہل سنتہ ونواصب وخوارج کو کوئی ایسی دلیل نصیب ہوگی اور ممکن ہی نہیں کہ بدون اختیار مذہب حق کے اُنکو کامیابی حاصل ہو اور وہ اپنے اصول پر جواب دے سکیں حضرات اہل سنت نے محبت ومودت منافقین صحابہ کیوجہ سے اپنے مذہب وہدایت میں ایسا رخنہ ڈالا ہے اور اپنے پاؤں میں ایسا تیشہ مارا ہے کہ قیامت تک اُسکا علاج اُنکے اُصول پر اور بعد قیامت اُنکی نجات بحسب الواقع ممکن نہیں فان المرء مع من احب یہ تو صرف علمائے اہل سنتہ خوارج سے نفاق منافقین صحابہ ثابت کرنے کی درخواست کی گئی ہے بہت بڑا مقدمہ نبوت وتوحید وجود

باری تعالیٰ کا ہو کہ اہل سنت کے اصول پر اُسکا ثابت ہونا بمقابلہ کفار و مشرکین و دہریہ
زیادہ محال ہو چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا سوال بعد آپکے دوسرے سوال کے طبع ہو کر
شائع ہوگا جس میں تمام دنیا کے اہل سنت و خوارج سے استدعا کیجائیگی کہ اپنے مذہب کے
روسے آنحضرت صلعم کا نبی برحق ہونا اور مسیلمہ کا نبی کاذب ہونا اور خدا کی توحید کا برحق ہونا
اور اصنام کا آلہ باطل ہونا اور خداوند عالم کا موجود و موثر فی المصنوعات ہونا
اور دہر کا موثر نہ ہونا بمقابلہ کفار و مشرکین و دہریہ ثابت کر دیں اور مذہب اہل سنت و خوارج
سلامت رہے۔ اور علماے اہل سنت و خوارج کچھ اسی سوال کے جواب سے عاجز نہیں بلکہ
ہم اور بھی صدہا سوالات اسی قسم کے پیش کر چکے ہیں اور کر سکتے ہیں جسکے جواب سے قیامت
تک علمائے اہل سنت و خوارج سبکدوش نہ ہو سکیں گے اصول مذہب اہل سنت و خوارج
جب تک سلامت ہیں۔ بحمد اللہ ہمکو ہر وقت یہ موقع حاصل ہو مشتے نمونہ از خروارے
پانچ سوال اور پیش کرتا ہوں **اوّل** خاص مذہب اہل سنت و خوارج میں کسی اصل
مذہب کو کسی ایسی قطعی دلیل سے ثابت کر دیجیے کہ جسمیں کوئی ایسا احتمال نہو جس قسم کا
احتمال حضرات اہل سنت و خوارج ہمارے اُن دلائل میں پیدا کرتے ہیں جنکو ہم خلافیات کے
اثبات یا ابطال میں پیش کرتے ہیں اور کوئی دوسری مذہبی دلیل بھی اُسکے معارض
نہو مگر قرآن شریف موجود کے ساتھ علی التسمین و التخراج استدلال جیسا کچھ
ہو آپ حضرات پر مخفی نہیں بس اسکا ذکر فضول ہو **دوم** جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کو اگر کچھ ہمت ہو تو اُسی شرط مذکور کی پابندی کے ساتھ ثابت
کر دیجیے **سوم** توحید خدا کو بھی اِس شرط مذکور کسی دلیل سے ثابت کر دیجیے **چہارم**
کسی نبی کا کافروں کے کفر کو تسلیم کرنا بضرورت یا بلا ضرورت جائز ہو یا ناجائز اگر جائز ہو
تو جناب رسالت مآب نے بدر و حنین میں کیوں تسلیم نہ کیا اور کیوں خون صحابہ گرایا اور
اگر ناجائز ہو تو کیوں حدیبیہ میں تسلیم کیا اور رسول اللہ خطاب عطیہ خدا کو مٹوایا اور کافروں کو

اسلام پر ہنسوایا اور منافقوں کا شک نبوت میں مبدل بہ یقین کرایا ذرا سوچ سمجھ کر جواب تحریر فرمائیں پنجم حضرات اہل سنت و خوارج کا دعوے ہے کہ دجال موعود وہی دجال ہے جسکو عدی ابن حاتم نے ایک جزیرہ میں مسلسل و مقید دیکھا تھا کما فی المشکوٰۃ اور اُسکو ہزاروں برس ہوے کہ پیدا ہو چکا اور باوجودیکہ کام اُسکا لوگوں کو گمراہ کرنا ہے مگر اب تک نظر مردم سے پوشیدہ ہے پس براہ مہربانی اپنے اس اصلی اور اعتقادی دعوے کو کسی قطعی دلیل سے بموجب گذشتہ شرائط کے ثابت کردیں اگر ثابت نہ کرسکیں تو پھر کسی میدان مناظرہ میں اہل حق کو منھ نہ دکھلائیں۔

نوٹ علمائے اہل سنۃ و خوارج کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر دلائل مذکورہ کے علاوہ کوئی دوسری دلیل مگر مطابق شرائط معروضہ التماس پیش نہ کرسکیں تو ہرگز ہرگز قصد تحریر جواب نہ فرمائیں۔

التماس ناظرین کی خدمت میں گذارش ہے کہ بعد دیکھنے اس معارضہ کے دوسرا جواب اسکا مسمّٰی بہ ارشاد المفید لبعض ایتالس شیعہ بھی ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

السائل

المستبشر بفضل اللہ و نوالہ مسمی حبیب اللہ و صادق آل اللہ

۳۰ شوال المکرم ۱۳۱۹ھ

از بنارس مشتہر شد

کلوخ

یہ رسالہ بھی وہ لاجواب رسالہ ہے جسکا جواب قیامت تک ممکن نہیں۔ حضرت عمر کا اس بدعت کو جاری کرنا۔ اور اہل سنۃ کا اُسے قبول کرنا نہایت وضاحت و متانت سے ثابت کیا گیا ہے۔ اسکے ساتھ جریدتین کا سنت ہونا اور اہل سنۃ کا ترک کرنا صحیحین سے قابل دید ہے قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ دفتر اصلاح کھجوہ ضلع سارن